سے لیا گیا، جہاں پادری کھڑا ہوتا ہے اور جس کے گرد کٹھرا بھی ہوتا ہے اور محراب گرجا کی نیم قوسی طاق سے لی گئی ہے اور مینار کلیسا کے مینار سے لیا گیا ہے لیکن مشکل ہی سے یہ خیال ضروری یا درست معلوم ہوتا ہے جب تک عربوں نے اس مذہبی احاطے یا پناہ گاہ کو فن تعمیر کا نمونہ نہیں بنایا اس وقت تک اس کے ماخذوں کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

سادی سیدھی احتیاج سے لے کر شان وشکوہ کے حصول تک کا عبوری دور بہت گریز پا رہا۔ دین اسلام کی سخت گیری اور اس کے بہت سے پیروؤں کی سخت کوش مجاہدانہ زندگی کو پیش نظر رکھیے تو یہ سرعت حیرت انگیز معلوم ہوتی ہے۔ حضرت محمد ﷺ کی وفات کے بیس سال کے اندر ہی مدینہ میں خود آپ کی مسجد دیواروں اور گھڑے ہوئے پتھروں کے پایوں کے ساتھ نئے سرے سے تعمیر کی گئی اور ساتویں صدی کے آخری سالوں میں بیت المقدس میں حضرت عمرؓ کے ۶۳۹ء میں شہر کی فتح کے بعد بنوائی ہوئی معمولی سی مسجد کے قریب (قبۃ الصخراء) کی شاندار عمارت تعمیر کی گئی۔ اس عمارت کا حجم اثر آفریں تھا۔ یہ یادگاری قسم کی عمارت تھی اور اسے خوب ہی سجایا گیا تھا بس یہیں سے ہم اس شدید اختلافات کے چکر میں پڑ جاتے ہیں جو اسلامی فن تعمیر کے ماخذ کے بارے میں اب تک چلا آرہا ہے۔ (جاری ہے)

سر سید کی والدہ بہت ہی صابر و شاکر، عبادت گزار اور ہر حال میں راضی بہ رضائے الٰہی رہنے والی خاتون تھیں۔ سر سید نے ان کا ایک لائق تقلید و مثالی واقعہ بیان کیا ہے:

"میرے بڑے بھائی آگرہ میں منصف اور جوان العمر تھے، ان کے مرض الموت میں والدہ ہر وقت ان کے پاس بیٹھی رہتی تھیں۔ ایک مہینے تک یہی حال رہا۔ جب ان کا انتقال ہوگیا تو سب لوگ گریہ وزاری کرنے لگے۔ والدہ کی آنکھوں سے بھی آنسو جاری تھے۔ اتنے میں صبح کی نماز کا وقت ہوگیا۔ انہوں نے وضو کرکے نماز پڑھی اور اشراق تک مصلے پر ہی بیٹھی رہیں۔ انہی دنوں ایک رشتہ دار کی بیٹی کی شادی ہونے والی تھی۔ تمام سامان شادی کا ہوچکا تھا۔ صرف پانچ دن عقد میں باقی تھے۔ جب یہ حادثہ ہم پر گزرا تو ان لوگوں نے دستور کے مطابق شادی ملتوی کرنی چاہی۔ میری والدہ نے جب یہ سنا تو اس واقعے کے تیسرے دن ان کے گھر گئیں اور کہا "میں شادی میں آئی ہوں۔ ماتم تین دن سے زیادہ نہیں ہوتا۔ اور شادی کے ملتوی کرنے سے تمہارا بڑا نقصان ہوگا۔ جو خدا کو منظور تھا وہ ہوچکا۔ تم شادی کو ہرگز ملتوی مت کرو جب کہ میں خود تمہارے گھر آئی ہوں اور شادی کی اجازت دیتی ہوں، تو اور کوئی کیا کہہ سکتا ہے۔"

© rasailojaraid.com